بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۲۶۳	۲ر رمضان ۱۳۸۹ھ - ۱۳ر نبوت ۱۳۴۸ ہش - ۱۳ر نومبر ۱۹۶۹ء	جلد ۵۸/۲۳

بابرکت ایام قریب آرہے ہیں حصولِ برکت و سعادت کا ابھی سے عزم کر لیں

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام (۲۶ - ۲۷ - ۲۸ر فتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء) قریب آرہے ہیں۔ احبابِ جماعت کو اس جلسہ میں شرکت کی ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے اور یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ انشاء اللہ العزیز امسال بھی اس مبارک اجتماع میں ضرور شریک ہوں گے اور اس کی ان عظیم الشان برکتوں اور سعادتوں سے حصہ لیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ وابستہ کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس للّٰہی جلسہ کی عظمت و اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنٰی ادنٰی ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ بالآخر مَیں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انہیں اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دُور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتامِ سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں اپنے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ اٰمین ثم اٰمین"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۲ر نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ حضور کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے۔ گردہ میں سوزش اور چکروں کی تکلیف چل رہی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

● ربوہ ۔ ۲ر نبوت (۲ر نومبر) بروز اتوار اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد ایم۔ ایس سی، پی ایچ۔ ڈی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو دو بچیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بُرہان احمد ناصر نام رکھا ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی صالح زندگی دے اور اسے دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازکر والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

● اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اپنے فضل سے محترم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی حال مقیم کراچی کے صاحبزادہ مکرم محمد عقیل صاحب اطہر کو لندن یونیورسٹی سے پی ایچ۔ ڈی کے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اطہر صاحب نے ایم۔ ایس سی کے بعد لندن یونیورسٹی سے "انٹی بائٹک" میں پی ایچ۔ ڈی کیا ہے۔ پاکستان میں اس مضمون کے آپ پہلے پی ایچ۔ ڈی ہیں۔ آپ نے پہلے کراچی یونیورسٹی سے مائیکرو بیالوجی (Microbiology) میں نہ صرف فرسٹ کلاس میں ایم۔ ایس سی کیا تھا بلکہ یونیورسٹی میں پوزیشن بھی حاصل کی تھی۔ پھر آپ نے امریکہ سے ایم۔ پی۔ ایچ کی ڈگری لی۔ لندن میں آپ کے نمایاں کام کی وجہ سے بغیر امتحان کے انسٹی ٹیوٹ آف بیالوجی کی رکنیت عطا کی گئی۔ اب آپ کو لندن یونیورسٹی سے انٹی بائیٹک میں پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری ملی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی یہ کامیابی آپ کے لئے، آپ کے خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے۔ اسے مزید اعلیٰ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور آپ کو ملک و ملّت کی نمایاں خدمت سرانجام دینے کی توفیق سے نوازے۔ آمین

● ربوہ ۔ مکرم سید محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

روزہ اور اس کی اہمیت

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔"

(بخاری کتاب الصوم باب تعجیل الافطار ص۲۶۳)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ افطار کرنے میں جب تک لوگ جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک خیر و برکت، بھلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے۔

(۲)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ فَاَکَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ۔"

(بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اکل او شرب ص۲۵۹)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول کر روزے میں کھا پی لے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس کو کھلایا پلایا ہے یعنی اس نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا۔

(۳)

عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یُنْقَصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَیْءٌ۔"

(ترمذی کتاب الصوم باب فضل من فطر صائمًا ص۱۰۰)

حضرت زید بن خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ افطار کرائے اسے روزہ رکھنے کے برابر ثواب ملے گا لیکن اس سے روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

(۴)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔"

(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان ص۲۶۹، مسلم ص۲۹۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رات کو اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(۵)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ۔"

(بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر ص۲۷۱)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور آپؐ کا وفات تک یہی معمول رہا۔ اس کے بعد آپؐ کی ازواجِ مطہرات بھی ان دنوں میں اعتکاف بیٹھتی تھیں۔

(۶)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْھَا فَلْیَتَحَرَّھَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔"

(بخاری کتاب الصوم باب التمسوا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر ص۲۷۰)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہؓ کو لیلۃ القدر خواب میں رمضان کے آخری سات دنوں میں دکھائی گئی اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتہ پر متفق ہیں اس لئے جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہیئے وہ رمضان کے آخری ہفتہ میں کرے۔

(۷)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَیَّ لَیْلَۃٍ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِیْھَا؟ قَالَ: "قُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔"

(ترمذی کتاب الدعوات ص۱۹۰)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ! اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا تم یوں دعا کرنا اے میرے خدا تُو بخشنے والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے مجھے بخش دو اور میرے گناہ معاف کردو۔

(۸)

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَوْصَانِیْ حَبِیْبِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَنْ اَدَعَھُنَّ مَا عِشْتُ: بِصِیَامِ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ، وَصَلٰوۃِ الضُّحٰی، وَبِاَنْ لَا اَنَامَ حَتّٰی اُوْتِرَ۔"

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ ص۲۷۸)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تاکید فرمائی جن کو میں زندگی بھر نہیں چھوڑوں گا۔ ایک آپؐ نے یہ فرمایا کہ میں ہر مہینے میں تین روزے رکھوں۔ دوسرے چاشت کی نماز پڑھوں۔ تیسرے وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸ء کے موقعہ پر

احمدی بچوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز خطاب

اپنے دل میں یہ احساس ہمیشہ بیدار رکھو کہ آپ صرف والدین کے ہی نہیں بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بچے ہیں

نیکی کی بنیاد بچپن میں ہی قائم کی جا سکتی ہے اس لئے ابھی سے یہ ارادہ کر لو کہ آپ نے ایسے بچے بننا ہے جن پر حضور فخر کر سکیں

مورخہ ۱۹ ماہ اخاء ۱۳۴۷ ہش کو دفاتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی گراؤنڈ میں مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطاب فرمایا تھا اس کا متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی)

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ پڑھیں۔

وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ (الاحقاف آیت ۱۶)

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً

(آل عمران آیت ۳۹)

اس کے بعد فرمایا:۔

عزیز بچو! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

آپ بچے مجلس خدام الاحمدیہ کی تقاریر میں بھی شامل ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ اس وقت میرے مخاطب نسبتاً بڑی عمر کے نوجوان ہوتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ بعض باتیں وہاں ایسی کی جائیں جو آپ کی عمر اور سمجھ سے بالا ہوں۔ دوسرے آپ کو یہ شوق ہوتا ہے کہ امام جماعت آپ میں آکر اور براہ راست آپ سے بھی خطاب کریں۔ اور امام کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ نے بچوں کے لئے انتہائی شفقت اور پدرانہ روحانی محبت کو قائم کیا ہوتا ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر یہاں آکر بھی بعض باتیں آپ کے سامنے کہی جاتی ہیں اور کوشش کی جاتی ہے کہ وہ باتیں آسان زبان میں کہی جائیں۔ تاکہ آپ انہیں سمجھ سکیں۔

اس پدرانہ روحانی تعلق کی وجہ سے آپ کے متعلق خصوصاً اس لئے بہت فکر رہتی ہے۔ کہ آپ صرف اپنے والدین کے یا امام جماعت کے بچے نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ

آپ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بچے ہیں

اور ہمیں یہ فکر رہتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بچوں کی تربیت ایسے رنگ میں کی جائے کہ وہ آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔

اللہ تعالیٰ نے از خود ہمیں یہ دعا سکھلائی ہے کہ اے ہمارے رب ایسے سامان پیدا کر دے۔ ہمیں اس بات کی توفیق دے۔ اور ہمارے بچوں کو سمجھ اور طاقت دے کہ ان کے اندر نیکی کی بنیاد قائم ہو جائے۔ اور اس رنگ میں نیکی کی بنیاد قائم ہو کہ وہ

ذریت طیبہ بن جائیں

اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ان بچوں پر فخر کریں۔

نیکی کی بنیاد بچپن ہی میں پڑ سکتی ہے۔ کیونکہ ساری عادتیں بچپن ہی میں پڑتی اور پختہ ہوتی ہیں۔ مثلاً ذریت طیبہ بننے کے لئے اور نیکی کی بنیاد کو قائم کرنے کے لئے جسم کی اور کپڑوں کی صفائی ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض والدین بہت چھوٹی عمر میں جب بچے کو ہوش ہی نہیں ہوتی اس بات کا خیال نہیں رکھتے کہ ان کا ناک صاف کر دیا جائے۔ نزلہ ہمارے ملک میں عام ہے۔ ناک جب بہتا ہے تو ماں باپ۔ بہن بھائی یا گھر کے دوسرے بڑے افراد جو پاس ہوتے ہیں ناک صاف نہیں کرتے۔ اور اس کے نتیجہ میں اس بچے کو ایسی گندی عادت پڑ جاتی ہے کہ جب وہ ۲۵۔ ۳۰۔ ۴۰ یا پچاس سال کا ہو جاتا ہے تب بھی اس کو یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ ناک بہہ کر میرے ہونٹوں پر آگیا ہے۔ اور دیکھنے والوں کے دل متلا جاتے ہیں۔ دیکھ کر بڑی گھن پیدا ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے

صفائی کو قائم رکھنے کے لئے

یہ انتظام کیا ہے کہ جب ناک بہتا ہے تو ہونٹ کے اوپر کے حصہ میں گدگدی ہوتی ہے۔ اور فوراً انسان کا رومال اوپر اٹھتا ہے۔ اور وہ ناک کو صاف کر دیتا ہے۔ لیکن بچپن میں جب ماں باپ یا گھر کے دوسرے ذمہ دار افراد چھوٹے بچوں کا ناک صاف نہیں کرتے تو آہستہ آہستہ یہ حس ماری جاتی ہے یا دب جاتی ہے۔ احساس باقی نہیں رہتا۔ اور چونکہ احساس باقی نہیں رہتا اس لئے یہ گندگی بڑی عمر تک ساتھ چلتی ہے۔ پھر بڑی مشکل سے اس عادت کو اور اس بے حسی کو دور کیا جاتا ہے۔

غرض

بچپن کا زمانہ

ہی بنیادوں کو قائم کرنے کا ہے اور بچپن ہی میں نیکی کی بنیاد قائم کی جا سکتی ہے ہم ہمیشہ آپ بچوں کو یہ وعظ اور نصیحت کرتے رہتے ہیں کہ صاف رہا کرو۔ مناسب وقتوں پر نہانا ضرور چاہیئے تاکہ جسم کی گندگی دور ہو جائے جسم کے جو حصے ہر وقت ننگے رہتے ہیں۔ مثلاً چہرہ ہے ہاتھ ہیں پاؤں ہیں ان کو دن میں کم از کم پانچ بار وضو کرتے ہوئے اچھی طرح دھونا چاہیئے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صفائی پر اس قدر زور دیا ہے کہ آپ نے فرمایا اپنے ٹخنوں کو جہنم کے عذاب سے بچاؤ۔ یہ نہ ہو کہ دھوتے وقت بے خیالی میں پاؤں کے کچھ حصے

بغیر دُھلے کے رہ جائیں۔ اور اس طرح تم اللہ تعالےٰ کی ناراضگی مول لے لو۔ منہ کو دھونا چاہیئے ناک میں پانی ڈالکر اسے صاف کرنا چاہیئے۔ آنکھوں کو مل کر دھونا چاہیئے تاکوئی گند نظر نہ آئے۔ اچھی طرح کلی کر کے دانتوں کو صاف کرنا چاہیئے۔ اور اگر ہو سکے تو ہر کھانے سے پہلے دانتوں کو اور منہ کو صاف کرنا چاہیئے اس سے دانت بڑے مضبوط رہتے ہیں۔ اس میں جسمانی فائدہ بھی ہے اور معاشرہ میں بھی اس کا بڑا فائدہ ہے۔

آپ تو نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ بچے ہیں جنہوں نے ساری دنیا کو اپنے سینہ سے لگانا ہے۔ ہم نے پیار کے ساتھ ساری دنیا کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنا ہے۔ اور

اس پیار کا تقاضا یہ ہے

کہ ہم ان کے قریب جائیں اور ان کو اپنے سینہ سے لگائیں۔ اگر کوئی عیسائی یا دہریہ ہم سے زیادہ صاف ہو۔ تو وہ کہے گا۔ یہ میرا دل جیتنے آئے ہیں۔ لیکن انہوں نے منہ اور جسم کی بدبو سے میرے دماغ کو پریشان کر دیا ہے۔ پس اگر ہم صفائی کی عادت نہ ڈالیں۔ تو ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

بظاہر یہ ایک چھوٹی سی چیز ہے اور دنیوی چیز ہے۔ لیکن دنیا کی کوئی چیز چھوٹی نہیں جس کا ہمارے مذہب نے یا نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہو۔ ہر چیز ہی اہم ہے اور ہر چیز ہی مؤثر ہے۔ اور ہر چیز کا ایک نتیجہ نکلتا ہے جو اسلام کے حق میں اچھا ہوتا ہے۔

ذریت طیبہ بننے اور نیکی پر قائم رکھنے کے لئے
یہ ضروری ہے کہ بنیاد مضبوط ہو

جو مکان مضبوط بنیادوں پر کھڑے کئے جاتے ہیں۔ ان کی دیواروں کو بارشوں آندھیوں اور زلزلوں کے نتیجہ میں بعض دفعہ ہلکا سا نقصان تو پہنچ جاتا ہے لیکن وہ اپنی بنیادوں پر قائم رہتی ہیں لیکن اگر اوپر کی دیواریں بڑی مضبوط ہوں اور بنیاد کمزور ہو۔ تو تھوڑی سی آفت ہی اس مکان کو گرا دے گی۔ کیونکہ جب بنیاد ہلے گی تو دیوار کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہو وہ گر جائے گی۔ اسی طرح اگر ہم خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی پوری تربیت کر لیں تو ٹھیک ہے لیکن اطفال کے دور میں سے گزر کر جب وہ ہمارے پاس پہنچیں اور ان کی بنیادیں مضبوط نہ ہوں۔ تو بڑی دقت پیش آئے گی۔ پھر بنیادوں کو کھودنا پڑے گا۔ ان میں سیمنٹ بھرنا پڑے گا۔ (میں ظاہری مثال دے رہا ہوں) اور

بڑی کوشش کے نتیجہ میں

ان کی حفاظت کی جا سکے گی۔ لیکن اگر بنیاد مضبوط ہو۔ تو اوپر کی مرمتیں تو نسبتاً کم خرچ اور سہولت کے ساتھ کی جا سکتی ہیں۔ غرض جہاں تک آپ کا تعلق ہے نیکی کی بنیاد آپ کی عمروں میں قائم ہو جانی چاہیئے اور اس لئے قائم ہو جانی چاہیئے۔ کہ اسلام کے قائم کرنے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث کئے جانے کا یہ مقصد نہیں تھا۔ کہ صرف ایک نسل کی اصلاح کی جائے۔ اصل مقصد تو یہ تھا کہ قیامت تک ہر نسل جو پیدا ہو اس میں نیکی کی بنیادیں بڑی مضبوط ہوں۔ اور نیکی کی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو کر وہ اپنی زندگیوں کو اس رنگ میں گزاریں کہ وہ دنیا کے لئے ایک نمونہ بنیں۔

ایک وقت کے بعد
مسلمان اس بنیادی اصل کو بھول گیا

نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود اس کے کہ ساری دنیا میں سب سے زیادہ اثر مسلمانوں ہی کا تھا۔ لیکن اس بنیادی اصول کو بھولنے کے نتیجہ میں بعد کی نسلیں جب پیدا ہوئیں تو آہستہ آہستہ ان کی تربیت میں کمی واقع ہوتی گئی۔ اور جوں جوں ان کی تربیت میں کمی ہوئی نیکی کی بنیادیں کمزور ہوتی گئیں اور جوں جوں نیکی کی بنیادیں کمزور ہوتی گئیں وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے اس قدر وارث نہ رہے۔ کہ جس قدر کہ ان کے باپ دادا تھے۔ اور غیروں کو ان پر فوقیت حاصل ہوگئی۔ اس دنیا میں (اخروی زندگی میں) کسی کو جنت کا نچلا حصہ ملے گا اور کسی کو اوپر کا حصہ ملے گا۔ لیکن ہماری جنت اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس دنیا کی جنت کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ شرط لگائی ہے کہ دنیا بھی تبھی ملے گی۔ جب تم اس دنیا میں میری جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ یہ شرط غیر مسلموں پر نہیں لگائی۔

غیر مسلموں کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ اصول

بنایا ہے کہ اگر وہ دنیا کمانے کی صحیح تدبیر کریں گے تو انہیں دنیا مل جائے گی لیکن آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ وہاں انہیں جہنم میں جلنا پڑے گا۔ اس دنیا میں ان کی کوشش اور تدبیر کے مطابق انہیں دنیوی انعام ملتے رہیں گے اور مل رہے ہیں۔ لیکن مسلمان کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ شرط لگائی ہے کہ تمہیں دنیا صرف اس وقت ملے گی۔ جب تم دینی اور روحانی لحاظ سے میری رضا کی جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔ جب آہستہ آہستہ بنیاد کمزور ہونی شروع ہوئی اور بہت ہی کمزور ہوگئی تو ہم مسلمانوں کو دنیا کی ذلتیں اٹھانی پڑیں۔ ان ذلتوں کو سوچ کر بھی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دماغ بڑا پریشان ہوتا ہے کہ وہ قوم جس سے

اللہ تعالےٰ کے بے شمار وعدے

تھے۔ اگر وہ ان شرائط کو پورا کرتی جو اللہ تعالےٰ نے عائد کی تھیں اور ان ذمہ واریوں کو نبھاتی جو ان پر ڈالی گئی تھیں اور وہ کام کرتی۔ جن کے کرنے کا اسے حکم دیا گیا تھا۔ تو ساری دنیا میں قابلِ عزت صرف یہی ایک قوم تھی۔ لیکن اس نے اپنے رب کے احکام کی پرواہ نہ کی۔ اور اس کے ساتھ اپنے تعلق کو پختہ نہ رکھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دین تو گیا ہی تھا دنیا بھی ساتھ ہی گئی کیونکہ مسلمان کے لئے یہ شرط تھی کہ اسے دنیا تبھی ملے گی جب وہ دینی اور روحانی لحاظ سے اللہ تعالےٰ کی رضا کی جنت میں داخل ہو جائے

ہمیں فکر ہے اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ پھر

غلبۂ اسلام کے سامان

پیدا کئے ہیں۔ اور اس نے آپ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر مسلمان اسلام کی اس تعلیم پر جسے آپ نے بڑا روشن اور نمایاں کر کے اور دلائل اور آسمانی تائیدوں کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے مضبوطی پر قائم ہو جائیں تو انہیں دین بھی ملے گا اور دنیا بھی ملے گی اور یہ غلبہ اسلام کا۔ یہ غلبہ توحید باری کا۔ یہ غلبہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دنیا میں اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ قیامت نہ آ جائے بشرطیکہ شرائط پوری ہوتی جائیں۔

غرض یہ وعدہ دہرایا گیا ہے اور نئے سرے سے

اسلام کے غلبہ کے سامان

پیدا کئے گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنی نسل کی بھی فکر ہے اور اس نسل کی بھی فکر ہے جس نے ہماری جگہ لینی ہے کیونکہ یہ دنیا تو فانی ہے۔ باپ مرجاتا ہے اور بیٹا اس کی جگہ لیتا ہے۔ باپ چاہے اللہ تعالیٰ کے فضل کا وارث ہو اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت کر رہا ہو۔ لیکن بیٹا اپنی نالائقیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے محروم ہو جائے تو اسلام کا غلبہ وہاں اس نسل میں ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں ہر وقت یہ فکر رہتا ہے۔ کہ ہماری اگلی نسل ہر لحاظ سے پاک اور صاف ہو۔ جسمانی لحاظ سے بھی۔ اخلاقی لحاظ سے بھی۔ اور روحانی لحاظ سے بھی۔

یہاں بھی اب بڑی شکایتیں آنے لگ گئی ہیں۔ کیونکہ ہر سال بہت سے دوست باہر سے یہاں آجاتے ہیں چونکہ ان کے بچوں کی تربیت نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ ہمارے ماحول کو بھی خراب کر دیتے ہیں۔ دیہات میں گندی گالیاں دینے کی عام عادت ہے۔ ہر سال یہاں پندرہ بیس نئے گھرانے بلکہ شائد اس سے بھی زیادہ آجاتے ہیں۔ ان کے بچوں کی تربیت اچھی نہیں ہوتی۔ انہیں

گالیاں دینے کی عادت

ہوتی ہے۔ تو وہ ہمارے ماحول میں بھی گالیوں کا رواج ڈال دیتے ہیں۔ یہ آپ بچوں کا کہ جو یہاں کے رہنے والے ہیں فرض ہے کہ جہاں بھی اس قسم کی بات دیکھیں۔ وہ اس کی اصلاح کی کوشش کریں یا مجھے رپورٹ کریں۔ ایک چھوٹا سا بچہ بھی میرے پاس آکر کہہ سکتا ہے کہ فلاں فلاں بچے غیر تربیت یافتہ ہیں۔ ان کی اصلاح کا انتظام کریں۔ آپ مُکّہ دکھا کے

اصلاح کی کوشش

نہ کریں بلکہ پیار سے اصلاح کرنے کی کوشش کریں اور پیار میں جتنی طاقت ہے وہ مادی ذرائع میں نہیں۔ نہ مُکّے میں۔ نہ تھپڑ میں نہ لاٹھی میں۔ نہ بندوق میں اور نہ ایٹم بم میں۔ کسی میں بھی وہ طاقت نہیں۔

میں یورپ کے دورہ پر گیا

تو وہاں لوگوں کے سامنے میں نے یہ بات رکھی۔ دینی لحاظ سے وہ بھی بچے ہیں نہ۔ آپ سے بھی کم عمر بچے۔ دین ان کی عقلوں میں بمشکل آتا ہے۔ میں یہ بات ان کے سامنے بار بار رکھتا تھا کہ دلوں کو بدلنا مذہب کا کام ہے اگر ہم ساری دنیا کے ایٹم بم لا کر بھی کسی ایک دل میں نیک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں تو ایسا نہیں کر سکتے۔ ایٹم بم لاکھوں کروڑوں آدمیوں کی جان تو لے سکتے ہیں۔ لیکن ایک دل میں نیک تبدیلی نہیں پیدا کر سکتے۔ لیکن اسلام اتنا زبردست اور طاقتور مذہب ہے کہ اس نے کروڑوں کے دلوں میں تبدیلیاں پیدا کر دیں۔ ایسی نیک تبدیلیاں کہ وہ دل جو سیاہ تھے اللہ تعالیٰ کی ذات تو خیر بہت ہی پاک ہے۔ انسان کی نظر بھی جب ان پر پڑتی تھی تو گھن آنے لگتی تھی اور طبیعت متلا جاتی تھی لیکن اب وہی دل جن کو اسلام نے بدلا ہے اتنے حسین ہو گئے ہیں کہ الفاظ ان کے حسن کو بیان نہیں کر سکتے۔ وہ سچ بولنے والے ہیں۔ ہمدرد اور لوگوں کی خدمت کرنے والے ہیں۔ لوگوں کو آرام پہنچانے والے ہیں میٹھی زبان رکھنے والے ہیں۔ اپنے نیک نمونہ سے دلوں کو کھینچنے والے ہیں۔ یہ لوگ مخلوق کے ایک حصہ کو کھینچ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لے آئے ہیں۔ اور کہا ہے کہ یہ ہے تمہارا نجات دہندہ۔

پہلے مسلمانوں کی نسل تو چند صدیوں کے بعد کمزور ہو گئی تھی۔ لیکن

ہماری نسل کمزور نہیں ہونی چاہیئے

ہم سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ پھر اسلام کو اپنے فضل اور رحم سے غالب کرے گا۔ اور اگر ہم اپنی نسلوں کی صحیح تربیت کرتے چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے انعامات ہم پر قیامت تک بارش کے قطروں کی طرح برستے رہیں گے۔ اب ہر بچہ اگر اس وقت سوچے تو اسے سمجھ آجائے گا کہ جب بارش ہو رہی ہو۔ تو اس کے قطرے گنے نہیں جا سکتے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ انسان کوئی ایسا آلہ ایجاد کرلے کہ وہ بارش کے قطرے گن لے اور معلوم کرلے کہ ایک مربع فٹ جگہ میں اتنے سو یا اتنے ہزار قطرے پڑ رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اس قدر اور اس تعداد میں نازل ہو رہی ہیں کہ دنیا کا کوئی ایسا آلہ نہیں بنایا جا سکتا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضلوں کی گنتی کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل بے شمار ہیں۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ

بعض زمینیں بنجر ہوتی ہیں

اور بعض علاقے ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں بارش نہیں ہوتی۔ مثلاً صحرا ہیں کہ سالہا سال گزر جاتے ہیں۔ وہاں بارش نہیں ہوتی۔ نہ وہاں بوٹیاں اُگتی ہیں نہ گھاس۔ لیکن بعض علاقے ایسے ہوتے ہیں۔ جو ہر وقت سرسبز رہتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے کہ ہم روحانی طور پر وہ علاقے ہیں کہ جہاں ہر وقت سرسبزی اور شادابی رہتی ہے۔ خوبصورتی رہتی ہے۔ کہیں اعمال صالحہ کے درخت اُگے ہوئے ہیں۔ کہیں اقوالِ طیبہ کے درخت اُگے ہوئے ہیں۔ سچی اور میٹھی باتیں۔ دل موہ لینے والی باتیں۔ خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بول۔ یہ ساری باتیں جو اسلام نے سکھائی ہیں۔ ان کے نتیجہ میں

اللہ تعالیٰ انعام دیتا ہے

ان انعاموں کی مثال ہم درختوں پھولوں اور دوسری چیزوں سے دے سکتے ہیں۔ کوئی ہماری کسی حس کو آرام پہنچا رہا ہے۔ اور کوئی کسی حس کو آرام پہنچا رہا ہے۔ دنیا میں مثلاً آم ہیں ان کے مقابلہ میں روحانی طور پر ایک درخت ہے جو ہمیں روحانی غذا مہیا کر رہا ہے۔ یا مثلاً گلاب کا پھول ہے جو آنکھوں کو بھی اچھا لگتا ہے اور اس کی خوشبو بھی بڑی اچھی لگتی ہے۔ اسی طرح بعض

اعمال کے نتیجہ میں

اللہ تعالیٰ روحانی طور پر گلاب کے پھول پیدا کر دیتا ہے۔ اور جب ہم اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو دیکھتے ہیں تو ہماری آنکھیں بھی خوش ہوتی ہیں۔ ہمارا ناک بھی بڑا خوش ہوتا ہے کہ نہایت اچھی اور بھینی بھینی خوشبو آرہی ہے۔

غرض ہم سرسبز علاقے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں کہا ہے کہ اگر تم اپنی نسل میں

نیکی کی بنیاد

کو قائم کر کے اگلی نسل کو ذریتِ طیبہ بنانے کی کوشش نہیں کرو گے۔ اس حد تک جتنا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ جتنی تمہارے لئے ممکن ہے۔ تو پھر میں یہ سرسبز علاقے بنجر کر دوں گا۔

پھر یہ نعمتیں یہاں نازل نہیں ہوں گی۔ پس ہمیں ہر وقت یہ خطرہ رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں سے ہمیں یہ ایک سرسبز علاقہ ملا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے گناہوں کے نتیجہ میں یہ سرسبز علاقہ بنجر بن جائے۔ حضرت آدم اور حوّا نے گناہ کیا تھا اور اس کی وجہ سے عارضی طور پر ان سے بھی سرسبز علاقے چھین لئے گئے تھے اور کہا گیا تھا کہ پھر نیکی کرو تو سرسبز علاقہ تمہیں ملے گا۔ اللہ تعالےٰ تمثیلی زبان میں باتیں کیا کرتا ہے یہ بھی ایک تمثیلی زبان ہے میں بھی آپ سے تمثیلی زبان میں باتیں کر رہا ہوں یعنی میں ایک مثال دے رہا ہوں۔ ویسے تو روحانی انعام الفاظ میں نہیں بتائے جا سکتے خصوصاً بچوں کے لئے ان کا سمجھنا مشکل ہے۔ ممکن ہے آپ میں سے بعض ایسے بچے ہوں کہ جن کے والدین کے پاس عمدہ باغ ہوں ان میں بڑا اچھا پھل لگتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے پانی بافراط دیا ہو۔ زمین اچھی دی ہو۔ فراست دی ہو۔ موقع پر اور وقت پر پانی دیا جاتا ہو۔ کھاد دی جاتی ہو۔ پودے سرسبز اور پھلوں سے بھرے ہوئے ہوں مگر یہ دُنیوی باغ تو ایک وقت میں پھل دیتے ہیں لیکن

جو روحانی باغ ہیں وہ سدا بہار ہیں

ان میں سے جن درختوں کو آم لگتے ہیں ان کو بارہ مہینے ہی آم لگتے ہیں ان میں انگور کی بیلوں کو بارہ مہینے ہی انگور لگتا ہے۔

آپ جن کے والدین کے پاس باغات ہیں کبھی یہ نہیں سوچیں گے کہ اپنے باغ کو کاٹیں آپ سمجھیں گے کہ یہ خدا کی نعمت ہے ہم اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ مزیدار اور خوشبودار سیب اور لذیذ آم ہمیں کھانے کو ملتے ہیں۔ اسی طرح ہم دوسرے پھل ان سے حاصل کرتے ہیں ہم انہیں کیوں کاٹیں۔ غرض جو عارضی چیزیں ہیں جو وقتی لذّتیں ہیں ان کو ضائع کرنے کے لئے ایک بچّہ بھی کم عقل ہونے کے باوجود تیار نہیں ہوگا۔ بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض چھوٹے چھوٹے بچّے (چھ سات برس کی عمر کے بچے) ان کی کسی چیز کو غیر ہاتھ لگانے لگے اور وہ سمجھیں کہ وہ چیز کہیں ٹوٹ نہ جائے تو وہ اُسے کھانے کو پڑتے ہیں اور کہتے ہیں پرے ہٹ کہیں میری یہ چیز نہ توڑ دینا۔ تو دیکھو دُنیا کی چیزوں کے لئے تو اتنی غیرت اور جوش ہوتا ہے لیکن جو روحانی نعمتیں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں ان کے لئے اتنا جوش بھی نہیں پایا جاتا کہ ہم نے انہیں ضائع نہیں ہونے دینا۔

پس یہ عہد ہونا چاہیئے۔

یہ پختہ ارادہ ہونا چاہیئے

یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے جو نعمتیں ہمیں عطا کی ہیں انہیں ضائع نہیں ہونے دینا۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے پاکیزہ جسم سے رہو جس کا جسم پاکیزہ نہیں ہوگا وہ ہمارے ماحول میں نہیں پنپ سکے گا۔ ہم اُسے اپنے باغ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ جن کے خیالات پاکیزہ نہیں ہوں گے ان کو بھی ہم اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ہمارے باغ میں آکر اس کی خرابی کا باعث بنیں۔ جس طرح دیمک مادی درختوں کو کھا جاتی ہے اسی طرح یہ دیمک ہے جو روحانی درختوں کو کھا جاتی ہے۔ اس لئے ہمیں بھی فکر ہے اور آپ کو بھی یہ فکر ہونی چاہیئے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ آپ حقیقتاً محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بچے ہیں اور آپ کے دل میں بھی ہمیشہ یہ احساس زندہ اور بیدار رہنا چاہیئے کہ آپ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بچّے ہیں اور آپ کی نسل میں بھی اور آپ کی زندگی کے اس حصّہ میں بھی نیکی کی بنیادیں قائم ہونی چاہئیں اور آپ کو کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذرّیتِ طیّبہ بن جائیں۔ ایک ایسی پاک اور صاف نسل بن جائیں جس پر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فخر کریں

اور ساری دُنیا (ہم سب نے قیامت کے دن اکٹھے ہو جانا ہے) سے کہیں تم دیکھتے ہو میری اس امّت کو۔ دوسرے بچّے اپنی ناسمجھی اور جہالت کی وجہ سے ہر قسم کے گند میں ملوّث تھے۔ ان کے جسم اور کپڑے غلیظ تھے۔ ان کے اخلاق۔ ان کے اقوال۔ ان کی باتوں اور ان کے کاموں میں گندگی نظر آ رہی تھی لیکن اس وقت بھی میرے یہ بچّے اتنے صاف سُتھرے تھے کہ تم اس کا تصوّر نہیں کر سکتے۔ آپ غیر قوموں کو مخاطب کر کے کہیں گے کہ دیکھو میری برکت سے اور میرے فیوض سے اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں جاری کی تھیں ان کے نتیجہ میں اس عمر میں بھی ان بچّوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ سمجھ دی تھی کہ کوئی گندگی ان کی زندگیوں میں داخل نہ ہو اور وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی نظر میں پاک اور سُتھرے بچے رہیں اور اس میں وہ کامیاب ہوئے اور دیکھو میری امّت کو اس کو کتنے انعامات مل رہے ہیں۔ پہلی امتیں ان انعامات کے قریب بھی نہیں آتیں۔ ان کے انعامات امّتِ محمّدیہ کے انعامات کے مقابلہ میں اتنے تھوڑے ہیں کہ ان کا ان سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔

غرض

ہمیشہ یہ سوچتے رہا کرو

ہمیشہ یہ دعائیں کرتے رہا کرو اور ہمیشہ یہ کوشش کرتے رہا کرو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسے بچّے بنائے کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آپ بچّوں پر فخر کریں اور وہ نیکی کی بنیادوں کو آپ میں قائم کر کے آپ کو ذرّیتِ طیّبہ بنا دے اور آپ دین اور دُنیا کی نعمتوں کے وارث ہوں اور اللہ تعالےٰ ہمیشہ اپنی رحمت کا سایہ آپ پر رکھے۔ اللّٰھم آمین۔

اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی اور پُرسوز دعا فرمائی ؛

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا اٹھہتّرواں سالانہ جلسہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ فتح ۱۳۴۸ ہش (مطابق ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء) بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ ؛

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی سیرت کا ایک پہلو — توکّل علی اللہ

(از مکرم میاں غلام رسول صاحب پنشنر ڈیرہ غازیخاں)

حضرت مولوی نورالدین خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ چند خوش قسمت انسانوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر اپنے انعامات سے نوازتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو قلب سلیم بخشا تھا وہ ایک خدا شناس فطرت لے کر آئے تھے۔ اور وہ اسی فطرت صحیحہ کی مدد سے انہوں نے وقت کے مامور کو شناخت کیا۔ اور اس شناخت کے سلسلے میں وہ اوّل المومنین بنے۔ اوّل المومنین بننے کی سعادت صرف انہی کا حصہ تھا اور اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ ان کی روح جنت میں بھی اس خوش قسمتی پر ناز کرتی رہے گی۔

اس وقت حضرت خلیفہ اوّلؓ کی سیرت کے ایک پہلو کا کچھ ذکر کرتا ہوں اور وہ ہے ان کا توکل علی اللہ۔ یوں تو ان کی ساری زندگی توکل علی اللہ پر قائم تھی۔ مگر اس کی جھلک دیکھنے کے لئے چند واقعات درج کئے جاتے ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ میرا توکل ہمیشہ خدا پر رہا ہے اور وہی قادر ہر وقت میری مدد کرتا رہا ہے۔ وہی مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے چنانچہ حیات نور میں یہ واقعہ درج کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جب کہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا میری یہ حالت ہو گئی کہ رات کو کھانے کے لئے بھی کچھ نہ تھا۔ جب وضو کر کے نماز عشاء کیلئے مسجد نبوی کی طرف چلا۔ تو رستہ میں ایک سپاہی نے مجھ سے کہا کہ ہمارا افسر آپ کو بلاتا ہے۔ میں نے نماز کا عذر کیا۔ پر اس نے کہا میں نہیں جانتا میں تو سپاہی ہوں حکم پر کام کرتا ہوں۔ آپ چلیں۔ ناچار ہمراہ ہو گیا وہ ایک دکان پر مجھے لے گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک افسر سامنے جلیبیوں کی بھری ہوئی رکابی رکھے بیٹھا ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا اسے کیا کہتے ہیں میں نے کہا ہمارے ملک میں اسے جلیبی کہتے ہیں کہا۔ کہ ایک ہندوستانی سے سن کر میں نے بنوائی ہیں۔ خیال کیا کہ اس کو پہلے کسی ہندوستانی کو کھلاؤں گا۔ چنانچہ مجھے آپ کا خیال آگیا اس لئے میں نے آپ کو بلوایا۔ اب آپ آگے بڑھیں اور کھائیں۔ میں نے کہا۔ نماز کے لئے اذان ہو گئی ہے۔ فرصت سے نماز کے بعد کھاؤں گا۔ اس نے کہا ہم آدمی کو مسجد بھیج دیں گے۔ کہ تکبیر ہوتے ہی آپ کو آکر لے جائے۔ چنانچہ میں نے کھانا شروع کیا اور جب شکم سیر ہو گیا تو ملازم نے آکر کہا۔ کہ نماز تیار ہے تکبیر ہو چکی ہے۔

ذرا اندازہ لگائیے کہ حضرت مولوی صاحب کو اللہ تعالےٰ نے کھلانے کا انتظام کیسے اچھوتے رنگ میں کر دیا اور حضور کا یہ فرمانا۔ کہ خدا ہی مجھے کھلاتا پلاتا ہے کتنا صحیح تھا۔

اسی طرح قریشی امیر احمد صاحب بھیروی کی روایت ہے کہ ہمارے سامنے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شیخ محمد صاحب چیٹھی رساں کتابوں کا ایک وی۔ پی لائے جو سولہ روپے کا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ کتابیں مجھے بہت پیاری ہیں اور میں نے شوق سے منگائی ہیں۔ لیکن اب ان کی قیمت میرے پاس نہیں ہے۔ لیکن میرے مولیٰ کا میرے ساتھ ایسا معاملہ ہے۔ کہ سولہ روپے آئیں گے اور ابھی آئیں گے چنانچہ ہم ابھی وہیں بیٹھے تھے کہ ایک ہندو اپنا ایک بیمار لڑکا لے کر آیا۔ حضرت نے نسخہ لکھ کر دیا۔ ہندو ایک اشرفی اور ایک روپیہ رکھ کر چل دیا۔ آپ نے اسی وقت سجدہ شکر ادا کیا اور فرمایا کہ میں اپنے مولیٰ پر قربان جاؤں اس نے مجھے تمہارے سامنے شرمندہ نہیں کیا۔ اگر یہ شخص مجھے کچھ بھی نہ دیتا تو میری عادت ہی مانگنے کی نہ تھی پھر ہو سکتا تھا۔ کہ وہ صرف ایک روپیہ ہی دیتا یا اشرفی ہی دیتا۔ مگر میرے مولیٰ نے اسے مجبور کیا۔ کہ میرے نورالدین کو سولہ روپے کی ضرورت ہے۔ اس لئے اشرفی کے ساتھ روپیہ بھی رکھو۔

سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

غور کرو۔ کہ توکل علی اللہ کا یہ کتنا شاندار واقعہ ہے۔ سولہ روپے کی ضرورت ہے اور سولہ روپے اسی وقت اللہ تعالیٰ بھجوا دیتا ہے۔

اسی طرح ایک واقعہ ۔ ۔ ۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب دارالضعفاء یا نور ہسپتال کے چندہ کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پاس اس وقت کچھ نہیں پھر دیدوں گا۔ مگر حضرت میر صاحب اصرار کرتے رہے۔ جب اصرار بڑھا تو حضرت مولوی صاحب نے کپڑا اٹھایا اور وہاں سے ایک پونڈ اٹھا کر دے دیا۔ اور فرمایا میر صاحب اس پونڈ پر صرف نورالدین کا ہاتھ لگا ہے مطلب یہ تھا کہ یہ کسی ٹکسال میں نہیں بنا اللہ تعالےٰ نے میری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے غیب سے مہیا کر دیا ہے۔ کہ نورالدینؓ شرمندہ نہ ہو۔

اُن سے خدا کے کام سبھی معجزانہ ہیں
یہ اسلئے کہ عاشقِ یارِ یگانہ

میں نے مختصراً تین واقعات عرض کر دئے ہیں ویسے ان کی ساری زندگی توکل علی اللہ کی عملی تفسیر تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ خدا ہی میرا خزانچی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ جب بھی تمہیں کوئی ضرورت ہو۔ ہم دیں گے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت مولوی صاحب کھلے دل سے خرچ کرتے تھے اور اگر خدا کی راہ میں قرض بھی لینا پڑے تو لے لیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے ان کا تعلق ایک راز تھا جسے عام لوگ نہیں سمجھ سکتے وہ اللہ تعالےٰ کے عشق میں سرشار تھے اور یہ سچ ہے کہ محبت محبت کو کھینچتی ہے۔ جب بندہ اللہ تعالےٰ کے عشق میں اپنی مرضیات کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کی اطاعت میں فنا ہو جاتا ہے۔ تو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رضا بھی بندہ کی رضا کے مطابق ہو جاتی ہے اور یہی مقام حضرت خلیفہ اوّلؓ کو حاصل تھا۔ یعنی

؎ خدا بندہ سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

غرض آپ فنا کے مقام سے گذر کر ادرالقاء کے مقام تک پہنچ گئے تھے اسی لئے فرمایا کرتے تھے۔ کہ لوگ نہیں جانتے کہ نورالدین کیساتھ اللہ تعالےٰ کا کیا معاملہ ہے۔

دعا ہے اللہ تعالےٰ ان کی روح پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر کرے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

ہر مجلس اطفال الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ باقاعدگی سے مرکز میں ارسال کرے قائدین مجالس اور ناظمین اطفال اس بات کی پابندی فرمائیں کہ ان کی مجلس کی طرف سے اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ باقاعدہ آتی رہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

یہ گھڑی کس کی ہے؟

ایک عدد ہاتھ کی مردانہ گھڑی مجھے کسی بچی نے دی ہے جو اسے ریلوے کے پل کے پاس گری پڑی ملی ہے۔ جس کسی کی ہو وہ نشانی بتا کر مجھ سے لے لیں۔

(صدر لجنہ مرکزیہ)

دارالافتاء ربوہ

رمضان المبارک کے ضروری مسائل

قدرت نے انسان کی اصلاح کے لئے جو راہیں تجویز کی ہیں ان میں سے روزہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ دنیاوی لحاظ سے جہاں روزہ شجاعت اور ایثار جیسی اعلیٰ صفات کا موجب بنتا ہے وہاں روحانی لحاظ سے خود اللہ تعالےٰ اس کی جزا بنتے ہیں یعنی لقاء الٰہی اور روحانی مشاہدات کی نعمت سے انسان کو نوازا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ الٰہی منشاء کے ماتحت چھ ماہ کے روزے متواتر رکھے اس کے نتیجہ میں جو روحانی فیوض آپ پر نازل ہوئے ان کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"اس اثناء میں عجیب عجیب مکاشفات مجھ پر کھلے بعض گزشتہ انبیاء سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مع حسین و علی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی علاوہ ازیں انوارِ روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آئے تھے جن کا بیان کرنا طاقتِ تحریر سے باہر ہے وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے تھے جن میں سے بعض چمکدار اور بعض سبز و سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوتی جیسا کہ اس کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور روزہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے یعنی وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا۔ اور دوسرا وہ نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی"۔

غرض روزہ ایک ابدی اور فطری صداقت ہے جس میں بے شمار کمالات پوشیدہ ہیں اس لئے ہر آسمانی مذہب نے کسی نہ کسی شکل میں روزہ کو اپنے روحانی احکام کا جزو بنایا ہے اور اسلام کی تاریخ کا نقطۂ آغاز ہی روزہ ہے :۔

"ابن اسحٰق کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان کے مہینہ میں غار حرا میں روزہ کے ساتھ اعتکاف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک سال آپ اپنے دستور کے مطابق اعتکاف میں تھے کہ حضرت جبریل آپؐ کے پاس آئے اور پہلی وحی آپؐ پر نازل ہوئی"۔

گویا ایک عظیم الشان کلام اور دائمی مذہب کی بنیاد جس عبادت پر رکھی گئی۔ وہ روزہ تھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ روزہ ایک ایسا بابرکت سورج ہے جس کی شعاعیں انسانیت کی تکمیل کا باعث ہیں اور اس کی فرحت بخش حرارت حق کی تلاش کے بیج کو کھلاتی ہے اور ان شعاعوں کی روشنی میں ہی وہ بڑھتی پھلتی اور پھولتی ہے اور کٹھن راہیں آسان سے آسان تر نظر آنے لگتی ہیں۔ شہوات کے طوفان تھم جاتے ہیں۔ ظلمات کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور منزل مقصود یعنی تخلیق انسانیت کا مقصد اعلیٰ بالکل صاف سامنے نظر آنے لگتا ہے۔

رمضان کے روزے کب فرض ہوئے

روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں شامل ہے۔ خداوند تعالےٰ نے ان روزوں کے لئے وہی مہینہ انتخاب کیا جس میں آپ ہر سال اعتکاف کرتے تھے ۲ھ ہجری میں اللہ تعالےٰ نے مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ
مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُونَ۔ شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
هُدًى لِّلنَّاسِ وَ
بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ
وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ
مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

یعنی اے وہ جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلوں پر فرض ...... تھے یہ اس لئے ہوا کہ تاتم تقویٰ کی نعمت سے سرفراز کئے جاؤ۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔ یہ قرآن لوگوں کے لئے ہدایت اور فرقان اور ہدایت کی بینات پر مشتمل ہے۔ پس جو شخص تم میں سے اس مہینہ میں موجود ہو وہ اس کے روزے رکھے

رمضان کی وجہ تسمیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالےٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ اور روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ .... روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے ... نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے ... اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے"۔

رمضان کا چاند

رمضان کا چاند دیکھنے کا اہتمام سنت ابرار ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین رمضان کے چاند کا انتظار اس اشتیاق سے کرتے جیسے کسی معشوق کی آمد ہے۔ ایک خاص سی ہمی اور گہما گہمی ہوتی تھی۔ اور ایک خاص ذوق وشوق رمضان کی برکات کے حصول کے لئے ان میں پیدا ہو جاتا تھا جس رات رمضان کا چاند نظر آتا اسی رات سے قیام اللیل پر عمل شروع ہو جاتا رات کو جاگنا کثرت سے نوافل پڑھنا۔ تراویح کا اہتمام کرنا۔ قرآن پڑھنا اور سننا اور ذکر الٰہی کرنا۔ اس کے بعد تھوڑی دیر سو کر نماز تہجد اور سحری کھانے کے لئے اُٹھ بیٹھنا ان ہی میں ان کی رات بسر ہو جاتی اور ہر رات ان کا یہی معمول رہتا۔

روزہ کے احکام

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَ
أَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ
فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا
عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ

یعنی چاند دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور شوال کا چاند نظر آنے پر روزے ختم کرو۔ اگر بادل کی وجہ سے معاملہ مشتبہ رہے اور چاند نظر نہ آسکے تو شعبان کے تیس دن شمار کرو اسطرح اگر شوال کے چاند میں یہ دقت پیش آئے تو رمضان کے تیس روزے پورے کرو۔

اگر ایک گاؤں کے لوگ چاند دیکھ لیں تو دوسرے گاؤں والے جنہوں نے چاند نہیں دیکھا چاند دیکھنے والوں کے مطابق عمل کریں اور اگر مطلع ابر آلود ہو اور حالت مشتبہ ہو اور ایک شخص آکر گواہی دے کہ اس نے چاند دیکھا ہے تو اس کی گواہی کو تسلیم کر لیا جائے اور اگر انہی حالات میں عید کے چاند کے متعلق دو آدمی گواہی دیں کہ انہوں نے عید کا چاند دیکھا ہے تو ان کی گواہی تسلیم کی جائے گی لیکن اس کے لئے صرف ایک آدمی کی گواہی کافی نہیں ہوگی اور اگر مطلع صاف تھا تو پھر ایک یا دو آدمیوں کی شہادت کافی نہ ہوگی۔

درخواست دُعا

بندہ مع اہلیہ امسال حج کے لئے روانہ ہو رہا ہے ۲۰ ر نومبر کو سمندری جہاز سے روانہ ہونے کا ارادہ ہے احباب کرام اس نیک مقصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں نیز میرے لڑکے اشتیاق احمد خاں کی کامل صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے پچھلے دنوں وہ ٹریکٹر کے حادثہ سے دوچار ہو گیا تھا۔

(نذر محمد خان ۲۲ زبیر سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے

خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۲؍اخاء ۱۳۴۸ ہش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لینے والی بہنوں کے ناموں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے ان کے لئے دعا فرمائی نیز فرمایا

جَزَاھُنَّ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء

اللہ تعالیٰ ہی ان سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

ہماری دیگر بہنوں کو بھی چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید

"سچی بات یہی ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"سچی بات یہی ہے کہ تمہیں ہر آن ہر لمحہ اور ہر چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے اگر تم اس نکتہ کو سمجھ گئے نہیں تو اللہ تعالیٰ تم سے برکتیں چھین لے گا۔ لیکن اس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ایسی جماعت عطا کرے گا کہ جن کے اموال میں بھی برکت ڈالے گا۔ جن کے نفوس میں بھی وہ برکت ڈالے گا اور جن کے وجود میں بھی برکت ڈالے گا"

حضور ایدہ اللہ نے یہ بشارت تحریک جدید کے مالی جہاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سنائی تھی۔ پس اس بشارت کا مصداق بننے کے لئے ہر فرد جماعت کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ وہ اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے تحریک جدید کا کس قدر وعدہ پورا کر رہا ہے؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے چھتیسویں سال کا اعلان فرمایا ہے۔ اس لئے ہر فرد جماعت کا حسب توفیق وعدہ حضور کی خدمت میں اولین موقعہ پر پیش ہو جانا چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تحریک جدید کا ۳۶ واں سال اور وعدے

تمام جماعت ہائے احمدیہ کو علم ہو گیا ہو گا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۴؍اخاء ۱۳۴۸ ہش (۲۴؍اکتوبر ۱۹۶۹ء) فرما دیا ہے۔ اب جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدہ جات مرکز میں ارسال فرما دیں۔ اور اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اگر وعدہ جات کے مطبوعہ فارم میسر نہ آئیں تو سادہ کاغذ پر ہی وعدے بھجوا دئے جائیں تا مسابقت کا ثواب بھی حصہ میں آئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا۔ میری بچی عرصہ سے بیمار تھی اب نسبتاً آرام ہے۔ مگر مزید علاج کے لئے لاہور لایا ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ مولیٰ کریم میری پیاری بچی کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار شیخ عبدالعظیم خان ٹھیکیدار)

جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر

الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہو گا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ امسال بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر روزنامہ الفضل کا ایک ضخیم دیدہ زیب باتصویر سالانہ نمبر شائع ہو گا۔ جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہو گا۔

جماعت کے تمام اہل علم اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین جلد سے جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

مشتہرین کو جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں ان کے لئے گنجائش نہ رہے۔

وقفِ جدید کا بجٹ رمضان المبارک کے اندر پورا فرما دیں

جیسا کہ پہلے بھی گزارش کی جا چکی ہے ابھی بہت سی جماعتوں اور احباب نے وقف جدید کے وعدہ جات کو پورا کرنا ہے۔ نیا سال شروع ہونے میں بمشکل دو ماہ باقی ہیں اور اب وقت ہے کہ جن احباب کو وقف جدید کا کسی قسم کا بقایا ادا کرنا ہے وہ اسے رمضان المبارک میں پورا فرما دیں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضلوں کے دروازے ان پر کھول دے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ کی طرف فوری توجہ کی ضرورت

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام خدا کے فضل سے قریب ہیں۔ انتظامات کے سلسلہ میں اخراجات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ امراء اصحاب صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے گزارش ہے کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف فوری توجہ فرمائیں اور رقم ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے جائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال آمد)

سُورۃ البقرۃ کی سترہ آیات

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہو چکا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرۃ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔

اس سلسلہ میں امراء اضلاع امراء مقامی، صدر صاحبان اور مربیان و معلمین کی خصوصاً ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی نگرانی میں اس امر کا مکمل جائزہ لیں کہ جملہ احباب جماعت۔ انصار۔ خدام۔ اطفال۔ ممبرات لجنہ اور ناصرات نے یہ آیات حفظ کر لی ہیں اگر کسی طرح کی کوئی کمی رہ گئی ہے تو خاص کوشش فرماویں کہ رمضان شریف میں وہ دور ہو جاوے۔ رمضان شریف کے آخر تک بلا استثناء ہر فرد جماعت کو مذکورہ آیات زبانی یاد ہو جانی چاہئیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

تریاق معدہ معدہ اور پیٹ کی بیماریوں کیلئے مفید دوا قیمت فی شیشی -/۲ روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ / گول کچہری بازار لائلپور

دورِ ثانی کے واقفین وقف عارضی کی فہرست

پنجسالہ پروگرام کے مطابق جو احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تحریک وقف عارضی میں حصہ لے رہے ہیں ان کے اسماء بغرض تحریک دعا شائع کئے جارہے ہیں یہ نام یکم مئی ۱۹۶۹ء سے شروع ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام واقفین کی قربانی کو قبول فرما کر انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ دو صد بیس نام پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

۲۲۱	مکرم	شریف احمد صاحب کھٹی دریا خان نور شاہ
۲۲۲	"	غلام احمد صاحب خادم جامعہ احمدیہ ربوہ
۲۲۳	"	چوہدری اللہ رکھا صاحب چک ۱۶۷ مراد بہاولنگر
۲۲۴	"	ماسٹر فضل دین صاحب طارق کنری
۲۲۵	"	چوہدری عطاء اللہ صاحب کھاریاں
۲۲۶	"	غلام محمد صاحب شاہدرہ لاہور
۲۲۷	"	غلام محمد صاحب عالم گڑھ ضلع گجرات
۲۲۸	"	غلام حسین صاحب سرگودہا
۲۲۹	"	منصور احمد خان صاحب ربوہ
۲۳۰	"	ملک مبارک احمد صاحب لاہور
۲۳۱	"	حافظ محمد اشرف صاحب ربوہ
۲۳۲	"	حافظ محمد ابراہیم صاحب "
۲۳۳	"	چوہدری عمر دین منڈی ہیرا سنگھ
۲۳۴	"	منیر احمد صاحب نصرت آباد تھرپارکر
۲۳۵	"	لطیف احمد صاحب
۲۳۶	"	عبد القدیر صاحب نیازی قمر آباد نور شاہ
۲۳۷	"	اشفاق احمد صاحب باغ جناح لاہور
۲۳۸	"	سردار محمد ظفر اللہ صاحب دوگھر مانگا لاہور
۲۳۹	"	محمد سرور صاحب خوشاب سرگودہا
۲۴۰	"	مولوی محمد اسحاق صاحب قصور ضلع لاہور
۲۴۱	"	عبد الستار صاحب بدر ربوہ
۲۴۲	"	عبد الکریم صاحب بہلوان ربوہ
۲۴۳	"	عمر حیات صاحب چک نمبر ۱۲ ساہیوال
۲۴۴	"	ملک محمد دین صاحب نگری گوجرانوالہ
۲۴۵	"	محمد رفیق صاحب انور ربوہ
۲۴۶	"	نثار احمد صاحب شاہدرہ لاہور
۲۴۷	"	نعیم الدین صاحب ربوہ
۲۴۸	"	خالد احمد صاحب "
۲۴۹	"	محمد نصیر اللہ صاحب لاکھیانوالہ لائلپور
۲۵۰	"	انیس احمد صاحب طاہر جھنگ صدر
۲۵۱	"	چوہدری حبیب اللہ صاحب ربوہ
۲۵۲	"	نصرت احمد صاحب بہاولنگر
۲۵۳	"	چوہدری عبد الرشید صاحب چک نمبر ۱۱۸ R-B لائلپور
۲۵۴	"	پروفیسر مبارک احمد صاحب انصاری ربوہ
۲۵۵	"	مقبول حسین صاحب گوجرانوالہ
۲۵۶	"	خواجہ غلام احمد صاحب "
۲۵۷	"	قریشی عبد الخالق صاحب ساہیوال
۲۵۸	"	ماسٹر محمد علی خان صاحب لائلپور

(باقی)

تقریب شادی

پسرم عزیزی ڈاکٹر ارشد محمود احمد صاحب سلمہ اللہ آف ریلوے ہسپتال ملتان کی تقریب شادی ۱۲ ر اخاء ۱۳۴۸ھش بروز اتوار عمل میں آئی۔ برات ملتان سے جہلم ۱۱ ر اخاء کی شام کو پہنچی۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جہلم نے اس تعلق کو دونوں خاندانوں اور احمدیت کے لئے مبارک اور بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

۱۴ ر اخاء کو ربوہ میں ڈاکٹر ارشد محمود احمد صاحب سلمہ خاکسار نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ معززین شہر نے شرکت فرمائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر رنگ میں مبارک اور بابرکت کرے آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ڈاکٹر ارشد محمود صاحب سلمہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ سعیدہ اختر بی اے بنت چوہدری نذیر احمد صاحب آف جہلم ۲۷ دسمبر کو بروز جمعہ بعد نماز عشاء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔ (قاضی محمد اسحق بسمل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رسالپور)

قرص شفاء

جوشاندہ کی ترقی یافتہ شکل

نزلہ زکام اور کھانسی

کیلئے

بہترین دوا

گرم پانی میں حل کر کے پئیں

قیمت ایک روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۲

قابل اعتماد سروس

سرگودہا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (منیجر)

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے

کہ

میں نے اپنی زندگی اور ہوش و حواس میں اس فانی دنیا کے ہر قسم کے بار سے اپنے کندھوں کو ہلکا کر لیا ہے۔ اب میں نے کسی کا کچھ نہیں دینا۔ جو کچھ میری دنیاوی متاع تھی وہ میں نے اپنے بچوں میں تقسیم کر دی ہے اور اب میں ہر طرح سے مطمئن اور آزاد ہوں میرا کاروبار خدمت جو دواخانہ کی شکل میں تھا وہ میں نے اپنے دو بچوں حکیم عبد الحمید اور الٰہی راجہ جان کے حوالے کر دیا ہے اور وہی اسے میرے خطوط پر چلانے اور بڑھانے کے ذمہ دار ہیں۔ اس دواخانہ کو شروع کرنے وقت جو نسخہ جات حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمائی تھیں وہ میں نے ان دونوں بچوں کو تاکیداً پہنچا دی ہیں۔ دوستوں سے میری درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو ان ہدایات پر کار بند رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت اقدس کا لگایا ہوا خدمت خلق کا یہ پودا پھولتا اور پھلتا رہے۔ میرا مولیٰ ہر احمدی کو اطمینان اور خوشنودی کی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ گوجرانوالہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ ہر قسم کا صوفہ کا کپڑا پردہ کلاتھ بیڈ بستر فرشی دریاں کھیس تولئے جائے نماز کھڈک و پرچون مل سکتے ہیں

وسیم ٹیکسٹائل ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر ایمن پور بازار لائلپور

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید ربوہ**

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف دو روپے -/۲ (منیجر)

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ -/۲۰ روپے فی تولہ -/۲ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

قرآن پاک کے نمونوں کا
بے نظیر مجموعہ
ماہ رمضان کی آمد آمد ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ بھائی اور بہنیں جو اس مبارک مہینہ کی فضیلتوں سے فیض یاب ہوں گے۔ قرآن پاک اسی مبارک مہینہ میں نازل ہونا شروع ہوا اسی مبارک مہینہ میں قرآن کی تلاوت سے زیادہ خیرات کی نعمتوں سے مالا مال کر دیتی ہے۔ تاج کمپنی لمیٹڈ نے ہمیشہ کی طرح اس سال بھی اپنے ہاں کے طبع شدہ قرآنوں کے ہدیوں میں نمایاں رعایت کی ہے۔ یہ رعایت ۱۵ ستمبر سے شروع ہو کر ۱۵ نومبر تک جاری رہے گی۔

نمونوں کے مصور کیٹلاگ مفت طلب فرمائیے
تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس نمبر ۳۰ کراچی

تریاق سلیمانی
بد ہضمی، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے کا
فوری علاج
قیمت ایک روپیہ، دو روپیہ، چھ روپیہ
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

مایوس اور لاعلاج مریض
جو ہزاروں روپے خرچ کر چکے ہوں ہماری مجرب ادویات گارنٹی سے استعمال کریں۔
بواسیر کے لئے - نیو پائلز کورس -/۸
خاص طاقت کے لئے نیو پاور ٹانک -/۵
مرد اور بچوں کے لئے شفا بے بی ٹانک ۲/۵۰
تمام نسوانی امراض کے لئے فیمل ٹانک ۴/۵۰
شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

تذکرہ
مجموعہ الہامات کشوف و رؤیا
حضرت مسیح موعود علیہ السلام!
احباب جماعت کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کشوف و رؤیا کا مجموعہ
تذکرہ ایڈیشن سوم
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ
نے شائع کیا ہے جو ایک عرصہ سے نایاب تھا۔ اس ایڈیشن کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وہ الہامات کشوف و رؤیا جو ایڈیشن اول اور ایڈیشن دوم میں شائع نہ ہو سکے تھے اس ایڈیشن میں ان کو بھی شامل کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ اس کے ساتھ یک صد بانوے صفحات کی مفتاح بھی شائع کی گئی ہے تاکہ حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔ صفحات ۱۰۱۸ سائز $\frac{۲۰ \times ۲۶}{۸}$ کاغذ و طباعت عمدہ۔ ہدیہ علاوہ محصول ڈاک صرف اٹھارہ روپے۔
ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ
الفرقان ربوہ
ماہنامہ
جس میں
قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ صرف ۶ روپے
(مینیجر)

ڈسکہ کے احباب
الفضل کا تازہ پرچہ
مکرم عبد الرزاق صاحب ایجنٹ الفضل
گلی جوگیاں والی ڈسکہ سے حاصل کریں۔
(مینیجر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

باسط جنرل سٹور
ناظمہ جناح روڈ نزد مسجد احمدیہ کوئٹہ
سے
سلسلہ احمدیہ کی جملہ کتب
اخبارات، رسالہ جات
علاوہ ازیں سامان سٹیشنری بھی خرید فرمائیں

ضروریات مرغی خانہ
مثلاً بٹھانے والے انڈے
یک روزہ چوزے
پٹھیاں، مرغیاں، خوراک
اجزائے خوراک وغیرہ
خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے حاصل کریں (مینیجر)

بواسیر کی حیرت انگیز دوا
پائلز کیور
چار طاقت در کیپسولز پر مشتمل پائلز کیور
کا کورس
خونی و بادی بواسیر کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے مسے بھی گل سڑ کر ختم ہو جاتے ہیں۔ اپریشن کروانے یا مسوں میں ٹیکے لگوانے کی بجائے پائلز کیور استعمال کر کے صرف دس روپے میں بواسیر جیسی موذی بیماری سے نجات حاصل کیجئے۔ مغربی پاکستان کے اچھے میڈیکل سٹورز سے دستیاب ہے تفصیلی لٹریچر بالکل مفت
کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل کمپنی گول بازار ربوہ

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا محمد اسلم عمر ۱۲ سال بیس پچیس روز سے لاپتہ ہے باوجود تلاش کے ابھی تک اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق معلوم ہو تو خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ اور اگر محمد اسلم خود یہ اعلان پڑھے تو گھر آجائے اسے کچھ نہیں کہا جائے گا۔ (خیر دین۔ محلہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی بچی سیدہ ناہید آفتاب چند دنوں تک اپنے خاوند کے پاس لندن جا رہی ہیں احباب کرام بخیریت منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے دعا فرما دیں۔ (نفیر احمد سیٹلائٹ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ ۱۵ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۶ر نبوت تا ۱۲ر نبوت ۱۳۴۸ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے اوائل میں چند روز تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی لیکن پھر حضور کی طبیعت ہلکے بخار اور پیٹ میں خفیف سی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہو گئی۔ نیز حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی گردہ میں سوزش اور چکروں کی تکلیف کی وجہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ نے ۷ر ماہ نبوت کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اس امر کا ذکر فرما کے کہ رمضان المبارک اپنی عظیم الشان برکتوں کے ساتھ آ رہا ہے۔ احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ اس ماہ مبارک میں نازل ہونے والی رحمتوں اور برکتوں سے پورے عزم و ہمت کے ساتھ متمتع ہونے کی مقدور بھر کوشش کریں۔ حضور نے رمضان کی مخصوص برکات کا ذکر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ رمضان پانچ قسم کی عبادتوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اول روزہ، دوم قیام اللیل یعنی نوافل کی ادائیگی، سوم تلاوت قرآن کریم کی کثرت، چہارم سخاوت، اور پنجم نفس کی آفات سے بچنے کے لئے مجاہدہ۔ حضور نے ان پانچوں عبادتوں کی اہمیت اور ان کے ذریعہ حاصل ہونے والی برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد بتایا کہ رمضان میں اپنے مجاہدہ اور کوشش کو حتی الوسع والطاقت کمال تک پہنچانے کا موقع بہم پہنچایا جاتا ہے۔ جب انسان اپنی کوشش کو کمال تک پہنچا دیتا ہے تو خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے پھر وہ ان کی کوشش کے مطابق جزا نہیں دیتا بلکہ انسان ہونے کی وجہ سے اس کی کوشش میں جو کمی یا خامی رہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحیمیت کے ماتحت اسے دور کر کے اسے اس کی کوشش سے کہیں بڑھ کر جزا دیتا ہے رمضان کی عظیم الشان برکتوں کا یہی سر ہے کہ یہ انسان کو اپنی کوشش کو مقدور بھر کمال تک پہنچانے اور اس طرح مورد فضل الٰہی ہونے کا موقع بہم پہنچاتا ہے۔

۳۔ ۸ر ماہ نبوت بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے علی الترتیب (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ (۲) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اور (۳) تصوف اور اسکی تاریخ کے موضوعات پر بہت ٹھوس، پُر مغز اور ایمان افروز مقالے پڑھ کر سنائے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اسلام کی اصل اور بنیادی حقیقت یہ ہے کہ اللہ ایک ہے اور یہ کہ جسے اُس کا قرب حاصل کرنا ہو وہ صفات الٰہیہ کا مظہر بننے کی کوشش کرے۔ ہر علم جو قرآن مجید میں بیان ہوا ہے اس کا خلاصہ اور لب لباب یہی ہے کہ فلاں فلاں علم سے تعلق رکھنے والی فلاں فلاں صفات ہیں ان کے مظہر بن جاؤ یہ علوم تمہیں حاصل ہو جائیں گے۔ اور جب اس رنگ میں تم علم حاصل کرو گے تو اس کے نتیجہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہو گا۔ اور تم اس کے قرب میں ترقی کرتے چلے جاؤ گے تصوف کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اسلام نے جو تصوف پیش کیا ہے وہ بھی اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنے جو اصل اور حقیقی صوفی تھے وہ یہی کہتے تھے کہ اصل تصوف کی بنیاد تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ ہی ہے صوفیاء نے جو حقیقت بیان کی ہے وہ مختلف الفاظ میں یہی تھی کہ اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ کی صفات کے مظہر بنو۔ حضور نے فرمایا نئی نسل کو اسی رنگ میں رنگین کرنا ضروری ہے کیونکہ زندگی کا مزہ تب ہی ہے کہ اللہ سے زندہ تعلق ہو اور زندہ تعلق خدا سے اسی کا ہوتا ہے جس نے صفات الٰہیہ کا رنگ اپنی زندگی پر چڑھایا ہوا ہو۔ حضور نے مجلس ارشاد میں پڑھے جانے والے ہر سہ مقالہ جات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یہ مقالے بہت محنت سے تیار کئے گئے ہیں اور ان میں حفاظت کے خدائی وعدے خلافت کی برکات اور اصل تصوف پر عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اہل ربوہ کو چاہیئے کہ وہ ان جلسوں میں بکثرت شریک ہو کر ان میں بیان ہونے والے امور اور خدائی نشانوں کے ظہور سے مستفیض ہوں۔

حضور نے فرمایا مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۱۴ر دسمبر کو ہو گا مقامی احباب کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف آئندہ اجلاس میں بلکہ اس قسم کے تمام جلسوں میں جوق در جوق شریک ہو کر ان سے مستفیض ہوں۔

۴۔ حال ہی میں بذریعہ خط اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مشرقی پاکستان کے شہر بوگرا کے مخلص احمدی بزرگ محترم الحاج جناب خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی سابق مبلغ جرمنی مورخہ یکم نومبر ۱۹۶۹ء کو اپنے وطن شہر بوگرا میں انتقال فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۰ سال سے زائد تھی۔ محترم خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب مشرقی پاکستان کے پرانے اور مخلص احمدیوں میں سے تھے آپ ۱۹۱۳ء میں قادیان جا کر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو اولاً انگلستان میں اور پھر جرمنی میں پہلے احمدی مبلغ کی حیثیت میں آپ کا تقرر فرمایا۔ بعد میں محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو بھی آپ کے ساتھ شامل فرما دیا۔ اور یہ دونوں بزرگ ایک طویل عرصہ تک جرمنی میں فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے۔ جن کی نیک مساعی کی برکت سے سرزمین جرمنی میں ہزاروں نفوس تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچا اور کئی سعید روحیں حلقہ بگوش اسلام ہوئیں۔ غالباً ۱۹۲۷ء میں آپ جرمنی سے واپس آ کر اپنے وطن واپس تشریف لے گئے اور دوبارہ محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کر لی اور اس دوران میں بھی دن رات احمدیت کی تبلیغ میں مشغول رہے اس کے بعد محترم خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب رضی اللہ عنہ کے ہجرت کر کے قادیان آ جانے کے بعد سے خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب مشرقی بنگال کے صوبائی امیر مقرر ہوئے۔ اور ۱۹۵۰ء تک پراونشل امیر کی حیثیت سے مشرقی پاکستان میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گراں قدر خدمات انجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

۵۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن انگلستان کی جماعت ہائے احمدیہ کا فاؤنڈیشن کے وعدوں اور چندوں کی وصولی کے سلسلہ میں دورہ کرنے اور وہاں دو ماہ قیام کرنے کے بعد ۳ر ماہ نبوت (نومبر) کی شام کو بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔

آپ کے انگلستان کے قیام کے دوران پچھلے دنوں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر فضل عمر فاؤنڈیشن بھی ہیگ سے لندن تشریف لے آئے تھے نیز محترم کرنل عطاء اللہ صاحب نائب صدر بھی پاکستان سے وہاں پہنچ گئے تھے چنانچہ وہاں فاؤنڈیشن کے ان ہر سہ سرکردہ عہدیداران نے فاؤنڈیشن کے مالی امور کے متعلق باہم صلاح و مشورہ کیا۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم کرنل عطاء اللہ صاحب ۲ر نبوت کو لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۳ر نومبر کو لاہور تشریف لائے آپ ۱۱ر نبوت کو لاہور سے ربوہ تشریف لائے اور حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور اسی روز شام کو لاہور واپس تشریف لے گئے۔

تقسیم حفاظ برائے تراویح رمضان المبارک

تقسیم حفاظ میں بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ ذیل کی جماعتیں نوٹ فرما لیں۔

جماعت	حافظ
(۱) جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب	مکرم حافظ منظور احمد صاحب
(۲) جماعت احمدیہ چنیوٹ	" حافظ محمود احمد صاحب گجراتی
(۳) جماعت احمدیہ جہلم	" حافظ محمد اسماعیل صاحب
(۴) کھاد فیکٹری ملتان	" حافظ یقین محمد صاحب
(۵) جماعت احمدیہ گوجر خان	" حافظ محمد سعید صاحب
(۶) جماعت احمدیہ سیالکوٹ	" حافظ غلام حسین صاحب
(۷) جماعت احمدیہ مریدکے	" حافظ حکیم محمد اسماعیل صاحب فاضل

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد اسماعیل صاحب پیچھے آف باندھی چند ماہ سے آنکھوں اور کانوں کی امراض میں مبتلا ہیں احباب سے ان کی شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے (شہباز احمد متعلم تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲